ہندوستان میں فتنۂ نجدیہ و اسماعیلیہ کی تفصیلی تردید پر
مشتمل تیرہویں صدی ہجری کی ایک شاہ کار اور مشہور زمانہ تصنیف

سَیفُ الجَبّار

از

سیف اللہ المسلول معین الحق
مولانا شاہ فضلِ رسول قادری بدایونی قدس سرہ السامی

تقدیم و تحقیق، تخریج و ترتیب

مولانا عطیف قادری بدایونی

ناشر:
تاج الفحول اکیڈمی بدایوں

تعارف مصنف

از: علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمۃ
لاہور پاکستان

آپ معقول ومنقول کے جامع اور شریعت وطریقت کے شیخ کامل تھے- عمر عزیز کا بہت بڑا حصہ خلق خدا کے جسمانی و روحانی امراض کے علاج میں صرف کیا۔ ان گنت افراد آپ سے فیض یاب ہوئے، اس کے علاوہ تحریر وتقریر کے ذریعے مسلک اہل سنت و جماعت کے تحفظ کے لیے قابل قدر کوششیں کیں-

اس دور میں کچھ لوگ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی ''کتاب التوحید'' سے بری طرح متاثر ہو گئے اور شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدست اسرارہم کے مسلک سے منحرف ہو کر فتنۂ نجدیت کو پھیلانے میں بڑے زور وشور سے مصروف ہو گئے- اس فتنے کے سدِباب کے لیے علمائے اہل سنت نے اپنی اپنی جگہ قابل قدر کوششیں کیں، جن میں استاذ مطلق مولانا محمد فضل حق خیر آبادی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے بھتیجے اور شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کے صاحب زادے مولانا شاہ مخصوص اللہ دہلوی، مولانا محمد موسیٰ دہلوی، مولانا منورالدین دہلوی (مولانا ابوالکلام آزاد کے والد کے نانا) اور معین الحق شاہ فضل رسول القادری وغیرہم نے نمایاں طور پر احقاق حق کا فریضہ ادا کیا- بے شمار سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ فرمایا اور لاتعداد افراد کو راہ راست دکھائی-

مولوی محمد رضی الدین بدایونی لکھتے ہیں:

بالخصوص ہنگام اقامت ملک دکن میں وہابیہ وشیعہ بکثرت آپ کے دست

مبارک پر تائب ہو کر شرف بیعت سے مشرف ہوئے اور نیز جماعت کثیر مشرکین کو آپ کی ہدایت وبرکت سے شرف اسلام حاصل ہوا تمام مشائخ کرام وعلمائے عظام بلاد اسلام کے آپ کو آپ کے عصر میں شریعت وطریقت کا امام مانتے ہیں-[1]

مبارک پر تائب ہو کر شرف بیعت سے مشرف ہوئے اور نیز جماعت کثیر مشرکین کو آپ کی ہدایت و برکت سے شرف اسلام حاصل ہوا تمام مشائخ کرام وعلمائے عظام بلاد اسلام کے آپ کو آپ کے عصر میں شریعت وطریقت کا امام مانتے ہیں۔[۱]

آپ کا سلسلۂ نسب والد ماجد کی طرف سے جامع القرآن حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اور والدہ ماجدہ کی طرف سے رئیس المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک پہنچتا ہے۔ آپ کے والد ماجد مولانا شاہ عین الحق عبد المجید قدس سرہ العزیز (م:۱۲۶۳ھ) کے ہاں متواتر صاحبزادیاں پیدا ہوئیں، لہٰذا آپ کی والدہ ماجدہ بہ کمال اصرار کہا کرتی تھیں کہ "مرشد برحق شاہ آل احمد اچھے میاں مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں نرینہ اولاد کی دعاء کے لیے گزارش کریں"، لیکن شاہ عین الحق پاس ادب کی بنا پر ذکر نہ کرتے۔ جب حضرت شاہ فضل رسول کی ولادت کا زمانہ قریب آیا تو حضرت شاہ آل احمد اچھے میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خود فرزند کے پیدا ہونے کی بشارت دی۔[۲]

چناں چہ ماہ صفر المظفر ۱۲۱۳ھ/ ۹۹-۱۷۹۸ء میں آپ کی ولادت ہوئی۔[۳] حضرت اچھے میاں کے ارشاد کے مطابق آپ کا نام "فضل رسول" رکھا گیا اور تاریخی نام "ظہور محمدی" منتخب ہوا۔[۴]

صرف ونحو کی ابتدائی تعلیم جد امجد مولانا عبد الحمید سے اور کچھ والد ماجد مولانا شاہ عبد المجید سے حاصل کی۔ بارہ برس کی عمر میں مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے پا پیادہ لکھنؤ کا سفر کیا اور فرنگی محل لکھنؤ میں ملک العلما بحر العلوم قدس سرہٗ کے جلیل القدر شاگرد مولانا نور الحق قدس سرہٗ (م:۱۲۳۸ھ/۱۸۲۲ء) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مولانا نے خاندانی عزت وعظمت اور ذہانت کے پیش نظر اپنی اولاد سے زیادہ توجہ مبذول فرمائی، حتی کہ آپ چار سال میں تمام علوم وفنون سے فارغ ہو گئے۔[۵]

جمادی الاخریٰ ۱۲۲۸ھ کو حضرت مخدوم شاہ عبد الحق ردولوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کے سامنے

---

[۱] تذکرۃ الواصلین: ص۲۵۵/محمد رضی الدین بدایونی/ حصہ اول/مطبوعہ نظامی پریس، بدایوں/ ۱۹۴۵ء

[۲] ایضاً: ص۲۵۰

[۳] تذکرہ علمائے ہند (اردو): ص۲۸۰/ مولوی رحمٰن علی/مطبوعہ کراچی

[۴] تذکرۃ الواصلین: حصہ اول/ص۲۵۰/نوٹ: تذکرہ علمائے ہند مطبوعہ کراچی میں تاریخی نام ظہور محمد غلط لکھا ہے، کیوں کہ اس کے مطابق سن ولادت ۱۲۰۳ھ ہونا چاہیے، تاریخی نام ظہور محمدی ۱۲۱۳ھ ہے۔

[۵] مرجع سابق: ص۲۵۱